السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ہمارے ایک دوست نے کہا کہ رکوع کے بعد قومہ قیام ہے۔ اس لیے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں؟ آپ وضاحت فرمائیں۔ (محمد سلیم بٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قومہ قیام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، مگر جس قیام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ باندھتے تھے، وہ قیام قبل الرکوع ہے۔ مسند احمد میں ہے: ((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ قَالَ: فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ)) 1[''وائل بن حجر حضرمی سے ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا، اللہ اکبر کہا اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑا، پھر جب رکوع کرنے کا اِرادہ کیا تواپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا۔'']

ہاتھوں کو چھوڑنا نہ باندھنا اصل ہے، رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنے کی دلیل آگئی ہے۔ اس لیے ہم رکوع سے پہلے ہاتھ باندھتے ہیں۔ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کی دلیل نہیں آئی۔ اس لیے ہم رکوع کے بعد ہاتھ نہیں باندھتے۔

۱۳ ۱۱ ۱۴۲۳ھ

الحدیث: ۴ ۳۱۶ 1

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04